

325759- کیا خواتین مردوں کو علمی متون یا قرآن کریم کی اجازۃ الروایہ دے سکتی ہیں؟

سوال

کیا عورت کے لیے جائز ہے کہ مرد کو قرآن کریم یا علمی متون کی اجازۃ الروایہ دے؟

جواب کا خلاصہ

مضبوط حفظ والی خاتون مردوں کو قرآن کریم یا کسی اور ایسے فن کی اجازۃ الروایہ دے سکتی ہے جس کی وہ ماہر ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے، بالخصوص ایسی صورت میں جب وہ عورت بوڑھی اور عمر رسیدہ ہو، وہ کسی کے لیے فتنے کا باعث نہ ہو نہ ہی عورت کے لیے کوئی فتنے کا باعث بنے۔

پسندیدہ جواب

TableOfContents

- شرعی علوم کی تاریخ میں خواتین کا کردار
- خواتین محدثات
- مردوں کی خاتون اساتذہ
- عورت کا مرد کو اجازۃ الروایہ دینے کا حکم

شرعی علوم کی تاریخ میں خواتین کا کردار

شرعی علوم کی تاریخ میں عورت کا بہت واضح کردار رہا ہے، اس کے لیے سیدہ عابدہ اور قتیہ ام المؤمنین عائشہ بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کی مثال کافی ہے، آپ نے تعلیم و تربیت سمیت تبلیغ کا بہت کام کیا۔

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا علم وراثت، احکام اور حلال و حرام میں سب سے پیش قدم تھیں، آپ کے ایسے شاگرد جو کہ آپ کے موقف کی مخالفت نہیں کرتے تھے بلکہ اس موقف کی گہرائی بھی سمجھتے تھے ان میں آپ کے بھتیجے القاسم بن محمد بن ابوبکر اور آپ کے بھانجے عروہ بن زبیر جو کہ آپ کی ہمشیرہ اسما کے صاحب زادے تھے، شامل ہیں۔

مسروق رحمہ اللہ کہتے ہیں : میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے اہل علم کو دیکھا کہ وہ آپ سے وراثت کے متعلق سوالات کیا کرتے تھے۔

سیدنا عروہ بن زبیر کہتے ہیں : مجھے کبھی کوئی ایسا شخص نہیں ملا جسے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ علم القضا، تاریخ، جاہلیت، اشعار، علم الفرائض اور طب کا علم ہو۔ "ختم شد
"أعلام الموقعین" (39/2)

خواتین محدثات

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بعد متعدد عالما ت خواتین سامنے آئیں، چنانچہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے زینب بنت کمال کے حالات زندگی لکھے ہیں جو کہ بہت ہی مشہور محدثہ تھیں آپ کو شادی کا موقع نہیں ملا، ابن حجر رحمہ اللہ مزید لکھتے ہیں کہ: "آپ نے زندگی کی 90 سے زائد بہاریں دیکھیں، آپ کی وفات سے علم حدیث میں لوگ بہت نیچے چلے گئے۔" ختم شد
"الدرر الکامہ": (209/2)

اسی طرح علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ نے سیتہ بنت قاضی حسین محلی کے حالات زندگی لکھتے ہوئے کہا: "آپ نے قرآن کا علم حاصل کیا اور فقہ، فرائض، حساب، درر، نحو وغیرہ کی کتابیں زبانی ازبر کیں، آپ اپنے وقت کی فقہ شافعی کی بے مثال عالمہ تھیں۔" ختم شد
"البدایہ والنہایہ": (321/12)

اسی طرح علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ نے امام احمد بن حنبل کے مناقب میں لکھی ہوئی اپنی خصوصی تصنیف میں امام احمد کے اساتذہ کا ذکر کیا تو ان میں صرف ایک خاتون کا ذکر کیا ہے جن کا نام ام عمر بنت حسان بن زید ثقفی ہے۔

ابن کثیر رحمہ اللہ نے "البدایہ والنہایہ" (140/18) میں ذکر کیا ہے کہ: "یوم عرفہ کو شیخہ صالحہ عابدہ زاہدہ ام زینب فاطمہ بنت عباس بن ابوالفتح بن محمد بغدادیہ کی وفات بیرون قاہرہ میں ہوئی، ان کے جنازے میں بہت بڑی تعداد میں خلقت نے شرکت کی، آپ بہت بڑی عالمہ اور فاضلہ تھیں، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ بڑی جرأت مندی سے ادا کرتی تھیں، حتیٰ کہ صوفیوں کے احمدی گروہ پر کڑی تنقید کرتیں کہ وہ اضعفی مردوں اور عورتوں کو بہن بھائی قرار دے کر ان کے اختلاط کو جائز کہتے تھے، اس کے علاوہ ان کی دیگر نظریاتی اور عملی غلطیوں کا علمی رد کرتی تھیں، آپ بسا اوقات وہ کام بھی کر جاتیں کہ جو مردوں سے بھی ہونے والا نہ ہوتا تھا، آپ پابندی کے ساتھ الشیخ تقی الدین ابن تیمیہ کی مجلس میں حاضر ہوتی تھیں آپ نے تقی الدین ابن تیمیہ سمیت دیگر اہل علم سے خوب استفادہ کیا۔ میں نے الشیخ تقی الدین ابن تیمیہ رحمہ اللہ کو آپ کی تعریف کرتے ہوئے سنا، آپ کو ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے علم و فضل سے متصف قرار دیا، ابن تیمیہ یہ بھی ذکر کرتے تھے کہ آپ کو المغنی مکمل یا اکثر یاد تھی، اور ابن تیمیہ کو آپ کے بہت زیادہ اور معیاری سوالات کے سبب اور وفاداری کی وجہ سے خصوصی طور پر درس کی تیاری بھی کرنی پڑتی تھی، آپ نے بہت سی خواتین کو قرآن کریم کی اجازۃ الروایہ عنایت کی، انہی خواتین میں سے میری ساس صاحبہ عائشہ بنت صدیق شامل ہیں جو کہ شیخ جمال الدین مزنی رحمہ اللہ کی اہلیہ تھیں، اسی طرح عائشہ بنت صدیق کی بیٹی امت الرحیم زینب کو بھی آپ نے ہی پڑھایا جو کہ میری اہلیہ بنیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنا رحم فرمائے اور انہیں اپنی رحمت و جنت کی شکل میں اعزاز عطا فرمائے۔ آمین" ختم شد

مردوں کی خاتون اساتذہ

اہل علم نے خواتین کے حالات زندگی قلم بند کرتے ہوئے ایسی عورتوں کا بھی ذکر کیا ہے جن سے مردوں نے علم حاصل کیا، ان میں سے چند کا ذکر ہم ذیل میں کرتے ہیں:

- سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ سے آپ کے بیٹے سیدنا حسین، سیدہ عائشہ، سیدہ ام سلمہ اور انس رضی اللہ عنہم اجمعین سمیت دیگر نے روایت بیان کی ہے۔ "سیر أعلام النبلاء" (راشدون-50)

- ام سلمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ، آپ سے سعید بن مسیب، شقیق بن سلمہ، اسود بن یزید، شعبی، ابوصالح سمان، مجاہد، نافع بن جبیر بن مطعم، آپ کے غلام نافع، ابن عمر کے غلام نافع، عطاء بن ابورباح، شہر بن حوشب، ابن ابی ملیکہ اور دیگر بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

"سیر أعلام النبلاء" (2/202)

— حفصہ بنت سیرین، ام ہذیل۔ آپ سے آپ کے بھائی محمد بن سیرین، قتادہ، ایوب، خالد الخذاء، ابن عون اور ہشام بن حسان وغیرہ نے روایت بیان کی ہے۔
"سیر أعلام النبلاء" (4/507)

— فاطمہ بنت حسن بن علی بغدادی عطار، آپ سے ابوالقاسم سمرقندی، قاضی مارستان، عبد الوہاب انماطی، ابوسعید بن بغدادی نے روایت بیان کی ہے۔
"سیر أعلام النبلاء" (18/480)

— ابو جعفر عینی غرناطی کے حالات زندگی میں ہے کہ انہوں نے شاطبیہ کا درس فاطمہ بنت یونینی سے لیا تھا؛ کیونکہ انہوں نے الکمال الضری سے اس کی اجازت الروایہ لی ہوئی تھی۔ ختم شد
"غایۃ النہایۃ" (151/1)

— اسی طرح ابراہیم بن ابی علبہ کے حالات زندگی میں ہے کہ انہوں نے قراءات ام درداء صغریٰ بجمہ بنت یحییٰ اوصابیہ سے لی تھی۔ ابراہیم کہتے ہیں کہ میں نے انہیں قرآن کریم سات بار سنایا تھا۔ ختم شد
"غایۃ النہایۃ" (19/1)

عورت کا مرد کو اجازت الروایہ دینے کا حکم

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ :
مضبوط حفظ والی خاتون مردوں کو قرآن کریم یا کسی اور ایسے فن کی اجازت الروایہ دے سکتی ہے جس کی وہ ماہر ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے، بالخصوص ایسی صورت میں جب وہ عورت بوڑھی اور عمر رسیدہ ہو، وہ کسی کے لیے فتنہ کا باعث نہ ہو نہ ہی عورت کے لیے کوئی فتنہ کا باعث بنے۔

واللہ اعلم